

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

پیشیسوال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

جلas منعقدہ 26 مارچ 2021ء بروز جمعۃ المبارک بہ طابق 11 شعبان المعظیم 1442 ھجری۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
3	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
4	وقفہ سوالات۔	2
7	تجدد لاؤ نوٹس۔	3
25	رخصت کی درخواستیں۔	4
27	غیر سرکاری قراردادیں۔	5
27	قرارداد نمبر 102 میجانب ملک سکندر خان ایڈو وکیٹ۔	6

الیوان کے عہد پدار

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔ جناب طاہر شاہ کا کڑ
اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔ جناب عبدالرحمن
چیف رپورٹر۔۔۔۔۔ جناب مقبول احمد شاہوائی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 26 مارچ 2021ء بروز جمعۃ المبارک بطبقن 11 شعبان المُعْظَم 1442 ھجری،
بوقت شام 5 بجکر 50 منٹ پر زیر صدارت میر عبدالقدوس بزنجو، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی
ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يُوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿١﴾ فَمَنْ تَقْلِثُ مَوَازِينُهُ
فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا
أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَلِدُونَ ﴿٣﴾ تَلْفُحٌ وُجُوهُهُمُ النَّارُ
وَهُمْ فِيهَا كَالْحُوْنَ ﴿٤﴾

﴿پارہ نمبر ۱۸ سورۃ المؤمنون آیات نمبر ۱۰۳ تا ۱۰۷﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ پھر جب پھونک ماریں صور میں تو نہ قرا بتیں ہیں
اُن میں اُس دن اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے۔ سو جسکی بھاری ہوئی توں تو وہی لوگ
کام لے نکلے۔ اور جسکی ہلکی نکلی توں سو ہی لوگ ہیں جو ہار بیٹھے اپنی جان دوزخ ہی میں رہا
کریں گے۔ جھلس دے گی اُن کے منه کو آگ اور وہ اُس میں بدشکل ہو رہے ہوں گے۔

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ کارروائی شروع کرنے سے پہلے جو questions ہیں ہماری ٹریئری پیغز سے اور کل صوبائی وزراء کی جانب سے ایک پریس کانفرنس ہوئی ہے پتہ نہیں اُنکے بولنے کا مقصد کیا تھا اس میں اخبار والوں کا aims ہیں یا جو ہمارے معزز ممبرز ہیں جس میں سردار یار محمد رندہ، سردار کھیتر ان اور ظہور بلیدی صاحب تھے، جس میں کہا گیا ہے کہ اسپیکر صاحب سیاسی معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ ایک تو یہ بتادیں کہ میرا کیا role ہے وہ میں کیا روں play کروں گا as a Custodian of House اگر میں نے کوئی سیاسی معاملات میں مداخلت کی ہے۔ اگر آپ کے بیان کو سیاق و سبق سے ہٹ کر چلا گیا ہے چونکہ یہ بیان ظہور بلیدی صاحب! آپ کے نام سے چلا ہے آپ اس پر personal explanation دیں۔

جناب ظہور بلیدی (وزیر مکملہ خزانہ): جناب اسپیکر! کل اس طرح ہوا کہ شاید آج کی میڈیا نے جو خبر دی ہے اُس کی background ہے وہ سیاق و سبق سے ہٹ کر کے ایک چیز کو highlight کیا گیا ہے۔ کل کی بنیٹ میٹنگ تھی۔ اور ہمارے 1494 گلوبل فنڈ کے جو ٹیچرز تھے ان کی ریگولرائزیشن کی بات ہوئی۔ اور اس کے علاوہ کیبنٹ کے کچھ اہم decisions تھے جس میں ماؤن یونیورسٹی ایکٹ کا تھا۔ تو اس دوران ایک صحافی نے سوال کیا کہ پچھلے اجلاس میں اسمبلی میں اس بات پر بحث ہو رہی تھی تو اس پر میں نے بھی بولا کے جو remarks تھے انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے سارے لوگ احتجاج پر ہیں۔ تو اس پر میں نے بھی بولا اور سردار صاحب نے بھی بات کی کہ احتجاج ہر ڈیموکریسی میں ہوتا ہے اور اسپیکر صاحب Custodian of the House کی حیثیت سے وہ غیر جانبدار ہیں۔ وہ کسی بھی ممبر کی بات پر respond کر سکتے ہیں۔ اس حوالے سے اس کو توڑ مرود کر کے شاید کوئی انہوں نے اخبار میں دے دیا ہے۔ اسکے علاوہ ہماری کوئی اور intention نہیں تھی۔ اگر اس سے آپ کی دل آزاری ہوئی ہے تو ہم اس کے لئے آپ سے معتدر خواہ ہیں۔ لیکن میں آپ کو یہ بتادوں کہ اس میں کوئی issue نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان (وزیر مکملہ خوارک و بہبود آبادی): پواسٹ آف آرڈر۔ جناب اسپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی۔

وزیر مکملہ خوارک و بہبود آبادی: ایسے ہوا ہے کہ وہ ایک صحافی ہے، بگٹی ہے یا رند ہے۔ اُس نے مجھ سے

سوال کیا کہ اسپیکر اور CM کے اختلافات ہیں آپ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ ہمارے گھر کی direct بات ہے۔ گھر کے اندر آپس میں لڑائیاں بھی ہوتی ہیں۔ اور اختلاف جہاں تک ہیں آپ لوگوں کی غلط فہمی ہے ہمارے آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ وہ ہمارے Custodian of the House اُن کو منتخب کیا ہے اسپیکر کی کرسی تک پہنچایا ہے۔ تو آپ کی غلط فہمی ہے۔ پھر یا مر محمد رند صاحب نے کہا کہ دوسرے questions نہیں لیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ نہیں میں اس کیوضاحت کر رہا ہوں۔ تو اُس پر انہوں نے کہا کہ اسپیکر کے بڑے ریمارکس اور یہ میں نے کہا یہ چیزیں چلتی ہیں احتجاج ہے۔ پھر ظہور صاحب نے کہا کہ احتجاج جمہوری نظام میں ہر ایک کا حق ہے۔ میں نے کہا کہ احتجاج پہلے بھی ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے۔ وہ اسپیکر ہیں اگر سخت الفاظ بھی استعمال کر جاتے ہیں تو وہ Custodian ہیں۔ چھ مہینے سے میں نے تو اخبار پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔ ابھی ظہور صاحب آپ کے چیزبر میں پڑھ رہے تھے تو میں نے کہا کہ میں نے تو اخبار پڑھنا ہی چھوڑ دیا ہے کہ BP کو high کروں اور low کروں۔ اور low کرنا سوچل میڈیا میں آپ کو کوئی نئی تازی مل جاتی ہے۔ باقی ایسی باتیں ہوتی ہیں جس میں مفت میں آپ کا بلڈ پریشر۔۔۔ تو میں نے اخبار چھ مہینے سے بند کر دیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی شکر یہ۔

وزیر یونگہ خوارک و بہود آبادی: اگر انہوں نے کوئی خبر سیاق و سبق سے ہٹ کر لگائی بھی ہے یہ غلط ہے۔

جناب اسپیکر: شکر یہ سردار کھیت ان صاحب! ظہور بلیدی صاحب! بڑی مہربانی۔ اور ہو سکے تو اس کا آپ اپنی بھی طرف سے بتائیں کہ ہم نے اس طرح کی باتیں کی ہے۔ اور بات یہ ہے کہ آپ کی گورنمنٹ میں بہتر کام ہو رہے ہیں۔ کل آپ نے جو اتنا بڑا initiative لیا یہ بہت بڑی اچھی achievement ہے گورنمنٹ کی نیک نامی ہے۔ لیکن ہم timely چیزیں کر لیں تو بہتر ہے۔ میں نے یہی چیزیں کہی ہیں۔ بہر حال میری اور جام صاحب کی کوئی لڑائی نہیں ہے۔ جام صاحب اس اسمبلی میں قائد ایوان ہیں۔ اور میں اپنی سے نکل کر ابھی میں ایک علیحدہ پوزیشن، بحیثیت اسپیکر میرے لیئے اپوزیشن اور گورنمنٹ برابر ہیں۔ اور میں وہ role play کر رہا ہوں جو اس Chair کو کرنا چاہیے۔ اور گورنمنٹ کی یہاں اصلاح کے لئے اپوزیشن کوئی بات کرتی ہے یا یہاں remarks سے کوئی Chair آتے ہیں تو وہ آپ کی کیبینٹ آپ کی گورنمنٹ کی اصلاح کے لئے ہیں۔ نہ میری جام صاحب سے کوئی شکایت ہے نہ کوئی ہمارا مقابلہ ہے۔ وہ علیحدہ سیکرٹریٹ کے مالک ہیں میں اپنی اسمبلی کی ایک بہت important position پر ہوں یہاں پوری کیبینٹ اور قائد ایوان،

اپوزیشن لیڈر سارے جوابدہ ہیں۔ تو میں الحمد للہ میں کوئی چھوٹی پوسٹ پر نہیں ہوں۔ مجھے نہ اچھی منسٹری کا شوق ہے نہ چیف منسٹری کا۔ جو پارٹی ہے پارٹی نے ان کو nominate کیا۔ ہم اور آپ لوگ سب ساتھ ہیں۔ میں اگر اپنے کام میں اُن کے پیچھے جانے پر مجھے کوئی شرم نہیں تھی۔ ہماری پارٹی کے پرینزیپلز ہیں۔ اور قائد ایوان ہیں میں اُن کے پیچھے جاتا۔ بحیثیت اپنے کام کی کوشش کرتا ہوں۔ Thank you ظہور صاحب! میں نے اگر کوئی اس میں، کیونکہ جو میدیا میں آیا ہے میں نے اُس چیز کو دیکھا۔ بہرحال آپ کی مہربانی آپ نے اس کو explain کیا۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

جناب اسپیکر: جناب احمد نواز بلوچ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 243 دریافت فرمائیں۔

جناب اسپیکر: چونکہ آج کے سارے محکمہ ہیلائٹ سے متعلق ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری برائے ہیلائٹ ڈیپارٹمنٹ ناسازی طبیعت کی بنا رخصت پر ہے وہ میرے خیال میں کام بھی صحیح کر رہی ہیں لیکن یہ ہے کہ ۔۔۔ (داخلت) نہیں میرے خیال میں favour کرنا چاہیے۔ اُن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اگلے سیشن میں انشاء اللہ اس کو پیش کریں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نہیں ہیں اُن کی طبیعت صحیح نہیں ہے انسان ہے انسان تو پیار ہو جاتا ہے۔ تو یہ میری personal request ہے۔ ہیلائٹ ڈیپارٹمنٹ کا محکمہ انہیں کے پاس ہے۔

جناب نصراللہ خان زیری: وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ چیف منسٹر صاحب نے اپنے پاس درجن بھر محکمے رکھے ہیں وہ بانٹ دیں کسی پروتاumas کر دیں۔ درجن بھر محکمہ اُن کے ساتھ ہیں آپ کے remarks ابھی، آپ اور کہیتر ان صاحب کے درمیان ابھی راز و نیاز کی باتیں ہو گئیں ابھی کیا کہیں۔

جناب اسپیکر: کب ہوا ہے؟

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات): آپ کو ابھی صحیح تسلی نہیں ہو رہی تو میں آج دے دیتی جو باتیں نے سوچا کہ آپ کو تسلی ہو گی اگر مریدم رہابے خود آپ کو جوابات دے دیتی۔

جناب نصراللہ خان زیری: یہاں کوئی مستقل وزیر کون ہے؟ وزیر اعلیٰ صاحب وزیر ہیں مائنزاورمنز کے بھی وزیر ہیں ہیلائٹ کے بھی وزیر ہیں۔ پی اینڈ ڈی کے بھی وزیر ہیں۔ وزیر اعلیٰ بھی ہیں سارے چارچ اُنہوں نے اپنے پاس رکھے ہیں۔ اعتماد نہیں ہے اپنے لوگوں پر کہ اُن کو وزارت دے دیں۔

جناب اسپیکر: وہ صحیح طریقے سے چلا رہے ہیں اُس میں کوئی کمی نہیں ہے وہ احسن طریقے سے چلا رہے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: تمین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے نئے ایمپی اے صاحب اب آئے ہیں۔ ہیں انکو دیں صحت کا حکم۔

وزیر یحکمہ خوراک و بہودا آبادی: اسپیکر صاحب کہتے ہیں کہ آپ لوگ میرا گلہ کرتے ہیں آپ لوگوں کی طرف سے اُن کا جھکاؤ ہے۔

جناب اسپیکر: جوابات تو آگئے ہیں لیکن محترمہ کی بیماری کی وجہ سے، اور چیف منستر صاحب کی مصروفیات ہیں۔ چیف منستر صاحب کو کہنے سے باہر ہیں کیا؟

وزیر یحکمہ خوراک و بہودا آبادی: وہ میئنگ میں تھے شاید آرہے ہیں۔

جناب اسپیکر: اسمبلی سے زیادہ میرے خیال میں میئنگ ہے۔

وزیر یحکمہ خوراک و بہودا آبادی: important میئنگ ہے۔۔۔ (داخلت) ہاں یہ بات ہے کہ پی ایس ڈی پی اس صوبے کا حق ہے۔ ادھر XX نہیں اس XX میں آپ لوگ بھی شامل تھے۔

جناب اسپیکر: جی اس کو الگ سیشن کے لئے defer کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: توجہ دلا و نوٹس۔

جناب اسپیکر: جناب احمد نواز بلوج صاحب! آپ اپنے توجہ دلا و نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

جناب اسپیکر: وزیر مال بھی چھٹی پر ہیں۔

میرا حمد نواز بلوج: جناب اسپیکر صاحب! مجھے جواب ابھی ملا ہے۔

جناب اسپیکر: مل گیا ہے۔

میرا حمد نواز بلوج: ابھی تک میں نے دیکھا نہیں ہے لیکن ٹیبل ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: دیا بھی کل ہے۔ آپ نے کب دیا پرسوں؟

میرا حمد نواز بلوج: میں سوال پڑھتا ہوں جواب ابھی ملا ہے میں، وزیر برائے یحکمہ مال کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرواتا ہوں کہ سریاب روڈ کوئہ کے متاثرین کو مارکیٹ ریٹ کے مطابق معاوضہ ادا نہ کرنے اور نوٹس جاری کئے بغیر متاثرین کے مکانات اور دکانات مسما کرنے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی یحکمہ مال! سردار کھسپت ان صاحب، ابھی ذیش نہیں ہیں ابھی کس کو۔

وزیر یحکمہ خوراک و بہبود آبادی: ایک نظر مجھے دیکھنے دیں لائے ہیں نال یہ جواب اس کا توجہ دلاؤ کا، پھر میں حال و احوال کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: یہ پرسوں بھی ڈسکس ہوا تھا کہ وہ جو سریاب روڈ میں ہو رہا ہے وہ تو اچھی بات ہے ایک اچھا کام ہے گورنمنٹ کا اچھا initiative ہے بہر حال چیزیں بہتر ہونی چاہئیں لیکن لوگوں کے مسئلے مسائل ہیں۔

وزیر یحکمہ خوراک و بہبود آبادی: اس کا میں جواب دیدیتا ہوں ماما ایک کاپی مجھے بھیج دو مجھے ریٹ کا پتہ نہیں۔

جناب احمد نواز بلوچ: ادھر ہے first page پر ہے۔

وزیر یحکمہ خوراک و بہبود آبادی: ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے میں کیا جواب دوں گا آپ کو۔

جناب اسپیکر: یہ بر لیف ہے؟

جناب احمد نواز بلوچ: بر لیف ہے۔

جناب اسپیکر: بر لیف ہے میرے خیال جواب آئی نہیں ہے تو اس کا جواب کب آرہا ہے assurance کرائیں یہ 29 تاریخ کو آرہا ہے منٹر صاحب۔

جناب احمد نواز بلوچ: سر! میں تھوڑی سی عرض کروں اس میں سردار صاحب اجازت، جناب اسپیکر! اس دن ملک نصیر صاحب نے کافی اس پر بات کی میں بھی اس دن اس میٹنگ میں تھا جس میں وزیر مال صاحب اور سینئر ایم بی آر اور ہمارے سریاب کے متأثرین اور ہمارے جتنے بھی انجمن تھے وہ سب بیٹھے تھے سینئر ایم بی آر کے کمرے میں۔ تو اس میں یہ طے پایا گیا کہ اسمبلی کا ایک broad ایک کمیٹی ہوئی چاہیے جس میں ان سارے مسائل کو از سر نو دیکھا جائے اس کے بعد اس پر کوئی فیصلہ کیا جائے تو کیونکہ یہ اپارڈ ہو چکا ہے اس لئے وزیر مال نے یہ مشورہ دیدیا کہ اسپیکر صاحب سے ہم سب request کریں گے کہ اس بابت ایک broad کمیٹی بنائیں جس میں اگر آپ کی اجازت ہو آپ اعلان کریں اس کمیٹی کا حزب اختلاف کی طرف سے ہم آپ کو نام دینگے، ٹریزوری بخوبی سے آپ نام دیدیں سر! تاکہ اس کی میٹنگ fix ہو۔

وزیر یحکمہ خوراک و بہبود آبادی: جناب اسپیکر صاحب! آپ مطلب معاوضے کے بارے میں کمیٹی بنوانا چاہرے ہیں یا اس کے استینڈ ڈے کے بارے میں۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ چیزوں کو assessment کریں اور چیزوں کو کیسیں کریں۔

وزیر یحکمہ خوراک و بہبود آبادی: جناب اسپیکر! اس کا ایک طریقہ کارٹے ہے۔ کہ تین سال کا ریٹ لے کے جو عام زمین کا جہاں ماما کو توزیع معلوم ہے تین سال کا پھر اس کا average نکالا جاتا ہے وہی معاوضہ دیا جاتا

ہے۔ ہاں بالکل ہم سمجھتے ہیں کہ لوگوں کا ایک تھوڑا سا نقصان ہے اس میں کہ ایک چلتا ہوا کار و بار بند ہو جاتا ہے، ماں بیٹھیں آپ اچھا نہیں لگ رہے ہیں آپ کھڑے ہیں تو چلتا ہوا کار و بار بند ہو جاتا ہے اس کوئے سرے سے establish کرنا پڑتا ہے loss ہے بالکل ہے ہم سمجھتے ہیں لیکن کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جناب اپیکر صاحب کی اس کا فوری تو تھوڑی سی تکلیف محسوس ہوتی ہے لیکن long run میں ایک بڑی جس چیز کی انہوں نے اس دن نشاندہی کی ہے کہ روڈوں پر ایکسٹرنشن ہوتے ہیں بچے شہید ہوتے ہیں عورتیں ہیں بوڑھے ہیں سانس تو ہر ایک کی، بچے سے لیکر بوڑھے تک ایک، ہی سانس ہوتی ہے تو ان چیزوں کے لئے اس وزٹ میں اس دن میں نے چیلنج بھی کیا تھا جناب اپیکر صاحب! کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ میرے سی ایم صاحب پہنک کے لئے گئے تھے میرا وعدہ ہے کہ میں استغفار دے دوں گا۔

جناب اصغر علی ترین: point پر آجائیں۔

جناب اپیکر: وہ اس کو چھوڑ دیں وہ بھی۔۔۔

وزیرِ حکومت خواراک و بہود آبادی: جناب اپیکر صاحب میں اسی پر آرہا ہوں ہم گئے وہ دل میں درد رکھتا ہے کہ یہاں کی بلوچستان کی تکالیف کو ہم سے زیادہ ہمارے سی ایم صاحب محسوس کرتے ہیں۔

جناب اپیکر: آپ کے اپنے point of view ہونگے گو نہ کے اپنے، آپ لوگ مانیں یا نہ مانیں چیف منسٹر اس طرح کیسے کریں گے۔

وزیرِ حکومت خواراک و بہود آبادی: ریونیو کا ایک طریقہ کار ہے تین سال کا average نکال کے یہ سب کو پتہ ہے، یہ جو چھوٹے ہمارے بھتیجے ہیں نا ان کو سب پتہ ہے۔ تو average نکال کے جناب اپیکر صاحب! پھر اس کے مطابق ہاں وہ مارکیٹ ریٹ نہیں ہوتا ہے اب مارکیٹ ریٹ permanent rate نہیں ہوتا مثال کے طور پر ایک سرمایہ دار ہے میرا گھر اس کو پسند آتا ہے اگر اس کے worth دو کروڑ روپے ہے، وہ چھ کروڑ لگا دیتا ہے دس کروڑ لگا دیتا ہے۔ وہ پسندنا پسند ہے۔ قانون کے مطابق تین سال کا average نکال کے اس کا rate fix کیا جاتا ہے اس کے علاوہ ہم سی ایم صاحب سے گزارش کریں گے۔ سلیم صاحب بھی تشریف لائیں گے۔ ہم ان کے بھی مشورے ضرور لیں گے لیکن اس میں کمیٹی کی ضرورت ہی نہیں ہے ایک ڈولپمنٹ کام ہو رہا ہے ہم ان کے علاقے کو ترقی دے رہے ہیں ان کو کریڈٹ جا رہا ہے کہ جی ان کے حلقوے میں کام ہو رہا ہے منتخب نمائندے تو یہ ہیں یاما احمد نواز ہیں یا ملک نصیر ہیں یا نصر اللہ ذیرے ہیں۔ نہیں کہ کام کون کر رہا ہے۔ حلقوے میں ان کے کام ہو رہے ہیں اربوں کے کام ہو رہے ہیں۔ تو یہ تو automatic ان کو کریڈٹ

جاتا ہے یہ اپنا announce کریں کہ جی دیکھیں، ہم نے آپ کی روڈیں پختہ کر دی ہیں۔ ہم نے یہ سریاب روڈ کو، نہیں میں نے گزارش کی کہ تین سال کا، نہیں نہیں میں عرض کر رہا ہوں نا، کیا۔۔۔ (مداخلت) جناب اصغر علی ترین: 680 روپے فی square feet آپ نے رکھا ہوا ہے۔ اب وہ جو غریب غرباء ہیں وہاں جن کی دکانیں ہیں جن کو مسما کر رہے ہیں۔ اس کا آپ 680 روپے feet لے رہے ہیں۔ تو feet پر بات کریں جناب اسپیکر۔

وزیر مکملہ خوراک و بہودا آبادی: اگر آپ یہ ثابت کریں گے تو مکہ میں پورے پچاس، پچاس منزل پلازا میں مسما کر دیتے ہیں۔ یہاں تو آپ کی سہولیت کے لئے ہم کر رہے ہیں۔ ہم نے اُدھر تو ہیلی پیڈ یا ران وے تو نہیں بنارے ہیں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! اس میں بات یہ ہے کہ بقول ان کا کہ منظر یونیورسٹی بھی۔

وزیر مکملہ خوراک و بہودا آبادی: ریٹ کم ہے ہم اس کو پھر نظر ثانی کریں گے میں کہہ رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ کہتے ہیں کہ اسمبلی کی ایک کمیٹی ہو جس میں چار ممبرز گورنمنٹ سے ہوں، دو ممبر زان کے ہوں۔ تو آپ لوگ اس پر دیکھیں۔

وزیر مکملہ خوراک و بہودا آبادی: میں عرض کر رہا ہوں جناب اسپیکر! کہ کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے کمیٹی اُس چیز کا فیصلہ کر گی۔ ایک آپ کے پاس قانون ہے آپ قانون کو تو cross نہیں کر سکتے۔

جناب اسپیکر: بہت جگہوں پر قانون سے بالاتر ہو کے عوام کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہیں، جی ٹھہور صاحب ویسے تو کمیٹی ہے ریونیو کمیٹی جو ہے۔

جناب احمد نواز بلوچ: انہی کے حوالے کر دیں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر مکملہ خزانہ): جناب اسپیکر! چونکہ یہ ایک بڑا توجہ دلانہ نہیں آیا ہے اور شاید ان کے کوئی معاملات ہوں لیکن وزیر مال یہاں تشریف نہیں رکھتے تو ان کو بہتر پتہ ہے جواب بھی ان کے پاس ہو گا تو میری یہ آپ سے گزارش ہے کہ آپ یہ ڈیلفر کر دیں جب وزیر مال صاحب آئیں گے پھر کر لیں۔

جناب اسپیکر: یہ ایسا نہیں کریں already ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی جو یہاں کمیٹی ہے اس کو ڈیلفر کر کے اُسی کو ریلفر کر دیں۔

وزیر مکملہ خزانہ: پہلے آپ گورنمنٹ کا موقف سن لیں اس کے بعد جو کرنا ہے کریں لیکن چونکہ موقف نہیں آیا ہے تو براۓ مہربانی آپ موقف سن کے پھر۔۔۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے وہ میرے خیال 29 مارچ کو آرہے ہیں، اس توجہ دلاؤ نوں کو Monday تک Defer کیا جاتا ہے Monday کو منظر صاحب خود جواب دیں گے۔

جناب اسپیکر: جناب شاء اللہ بلوچ صاحب! اپنی توجہ دلاؤ نوں سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: بسم اللہ الرحمن الرحيم، شکر یہ جناب اسپیکر صاحب میں وزیر خزانہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرواتا ہوں کہ صوبے کی مالی حالت (فائل اسٹیٹس) انتہائی تشوشاً ک ہے جو ایک خطرناک حد تک مسلسل خسارے کا باعث بن رہا ہے۔ اور یہ خسارہ ایک سو ایک ارب سے تجاوز کر چکا ہے۔ کیا حکومت اس خسارے کو پورا کرنے کی غرض سے کوئی جامع پالیسی اور سنجیدہ حکمت عملی وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اسپیکر: جی منظر صاحب۔

وزیر حکومت خزانہ: سر! پہلے شاء اپنی تقریر پوری کر لیں پھر میں تفصیل سے انکو جواب دے دوں گا۔

جناب اسپیکر: تقریر ہو گئی اس نے پیش کر دیا۔ جی منظر صاحب۔

وزیر حکومت خزانہ: آیا روپرزا جازت دیتے ہیں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! یکیں یہ اس ہاؤس کے استحقاق کو محروم کرنے کے مترادف ہے تحریک توجہ دلاؤ کا نوں جب دیا جاتا ہے وزیر صاحب اپنی مفصل تفصیلات کیسا تھے یہاں بیان فرمائیں گے اس کے بعد ہم بتائیں گے کہ کون اسی خامی ہے وہ اب انتظار کریں گے کہ میں ساری معلومات ان کو دوں۔ اور پھر اس سے کوئی چیز چڑا کر مجھے بتائے گا ایسے نہیں ہو گا میں ذرا دیکھنا چاہتا ہوں کہہ رہے تھے سلیم صاحب ادھر نہیں ہیں وہ توجہ دلاؤ نوں ڈیلفر کر دیں۔ آخر میں توجہ دلاؤ نوں ڈیلفر نہیں ہو گا یہ اس صوبے کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہیں 101 ارب سر! مجھے وزیر صاحب تفصیلًا جواب دیدیں کہ اس صوبے کو۔۔۔

جناب اسپیکر: اس میں ظہور کا قصور نہیں ہے کیونکہ آپ ایک دوسرے کی پیداوار ہیں نا۔ انہوں نے آپ سے سیکھا ہے آپ نے اُن سے سیکھا ہے۔ آپ اسٹوڈیٹس ونگ سے نکل کر آئے ہیں۔

وزیر حکومت خزانہ: جناب اسپیکر! محکم نے بڑا اچھا سوال کیا ہے اور ان کے سوالات کو appreciate کرتا ہوں کہ اسمبلی فورم پر discuss ہوں کیونکہ جس صوبے کے مالی معاملات ہیں اگر اسمبلی کو آگاہ نہ رکھا جائے یا عوام کو آگاہ نہ رکھا جائے میرے خیال یہ بد نیتی ہو گی۔ بڑا اچھا سوال ہے جناب اسپیکر! یکیں ہمارا جو سارا جبٹ ہے جو ہم نے پیش کیا تھا کوئی 465 ارب کا ہے اور اس میں جو ہمارے Non development

108 components development component ہیں جو 309 ارب ہیں اور جو ہماری PSDP میں ہے۔ جس میں ہماری PSDP ہے۔ ہمارے جودو مالی سال کی اگر اس میں Compare کریں۔ تو پچھلے سال ہمارے 419 ملین تھے اور وفاق سے پچھلے سال جو ہماری Divisible pool اس میں ہمیں کوئی 281 ملین مل گئے تھے اور اس سے وہ Divisible pool اس میں 30 ارب کم ہو کر کوئی 251 ارب ہمیں ملنے ہیں چونکہ بجٹ سارا estimates کا نام ہے اس میں کمی پیشی ہوتی رہتی ہے تو ہمارا NFC ایوارڈ میں جو ہمارا حصہ ہے پوری اسمبلی کو پتہ ہے وہ کوئی 9.09% ہے جس میں 82% ہمیں پاپولیشن کے ہیڈ سے مل جاتا ہے 10% poverty کے ہیڈ سے مل جاتا ہے اسی طرح diversity جو components ہیں پاپولیشن اس کی اس میں 2.8% اور revenue generation مل جاتا ہے لیکن بلوچستان کے لیے انہوں نے خصوصی طور پر ایک آئینی protection دی ہوئی ہے کہ بلوچستان کو اگر پورے ملک میں مالی بحران آ جائے بلوچستان کے جو فیڈرل میں جوانکے reflection ہے جو ہمارے revenue collection کی anticipated ہیں جو پچھلے سال 5.5 trillion اس سال ہے Covid کی وجہ سے 4.9 trillion revenue collection کی وجہ سے تو 83 billion کم ہو گیا تھا پچھلے سال فیڈرل گورنمنٹ کو چونکہ Covid collection کم ہو گیا تھا protection حاصل تھی اس سال انہوں نے IMF سے relaxation لے کر اس کو کم کر دیا ہے اس کی وجہ سے جو ہمارا 9.09% شیئر ہے وہ کم ہو گیا ہے تو اس میں جو ہمارا اس سال ہم نے رکھے ہیں جو receipts provincial components BRA کے توسط سے۔ جو ہمارے provincial revenue collection ہے وہ 27 million rupees ہے جس میں ابھی تک ہم collect 18 billion ہم support PSDP کو 69 billion ہم fund release کر چکے ہیں اسکے لیے ہم PSDP کو 74 billion ہم support کو ہے تو یہ ان دونوں سالوں میں ایک highest ہماری PSDP کی جلدی آ رہی تھی اب میرا point یہ ہے کہ دیکھیں پچھلے سال ہم نے بہتر average 40 billion ہم نے کر کوئی 20 million supplementary fiscal discipline کے کوئی deficit ہے اسکو مزید کم کریں۔ اور جو ہم نے پلانگ کی ہماری کوشش ہے کہ ہم یہ جو 87 billion کی جو ایک deficit ہے اسکو مزید کم کریں۔

ہے اُس میں تقریباً non development سے ہم 30 ارب روپے بچت کر رہے ہیں۔ اور اُس میں PSDP کو support کر رہے ہیں۔ جب سے مجھے یہ وزارت ملی ہے اس میں دو تین کام ہم نے کیے ہیں اور ایک کام ہم نے legislation side پر کیا پچھلے مالی سال میں کوئی legislation 12 ہم نے کیئے اور اس مالی سال کو ہم نے کوئی legislation 9 کیئے فناں بل میں۔ جس میں بلوچستان واحد صوبہ ہے جس نے وفاق کے بعد Public Finance Management Act منظور کیا۔ جس کے تحت صوبہ کے جو fiscal discipline improve کریں اور آپ کو اندازہ ہوگا، آپ جا کر دیکھ لیں۔ جو ادارے تھے، ان کو funding through departments ہواں ان کی جو ہو رہی تھی۔ اب ہم نے Finance colleges کو devolve کر دیا ہے بلکہ اپنے جتنے بھی resources اسی طرح اسکولوں کے نڈڑو ہم نے مزید بہتر کر دیا ہے۔ تو جناب Department Fund اسپیکر! جو محرك نے سوال کیا ہے، اس میں کوئی صداقت نہیں۔ اور یہ شاید پتھنیں ان کو یہ انفارمیشن کہاں سے ملی ہے۔ لیکن ایک چیز میں واضح کرنا چاہوں گا کہ for the first time پی اینڈ ڈی اور فناں میں ٹھیکیداروں کا کوئی role نہیں ہے۔ اس سے پہلے آپ سب کو پتہ ہو گا کہ ٹھیکیدار حضرات وہاں جا کر بیٹھ جاتے تھے اور مرضی کے release لیتے تھے۔ ہم نے اسی نظام develop کیا ہے کہ میری ٹیبل پر ایک بھی P&D approve آتی۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ جو بھی اسکیم ہو تو اس کو 7 دن کے اندر ہیں، وہاں اس کے ممبر زہوتے ہیں اور اس کو scrutinize کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد اگر finance department آگئی۔ تو کوئی جواز نہیں ہوتا کہ اسکو روکیں۔ لہذا اسکو 7 دن کے اندر release کریں۔ اور سکریٹری سے لے کر ایڈیشنل سکریٹری تک ڈپٹی سکریٹری تک میں نے سب کو پابند کر دیا ہے کہ بھی اگر کسی کی ٹیبل پر extra timeline پر زیادہ اگر فائل رکھا ہے تو explain کریں کہ بھی آپ نے جو مقررہ آپ کا وقت ہے اس وقت آپ نے کام کیوں نہیں نکالا تو اس پر ایک دو administrative reforms کو ہم نے فناں ڈیپارٹمنٹ میں کیے ہیں۔ دوسرے legislative reforms میں ہیں اپوزیشن کے دوست بھی اس چیز کے گواہ ہوں گے بلکہ دیکھ رہے ہوں گے کہ ابھی کسی ایم پی اے، منسٹر یا کسی کو اپنی finance department کا چکر نہیں لگانا پڑتا ہے۔ کسی کو مجھے کوئی ٹیلی فون نہیں کرنا پڑتا ہے اور پہلے جو ہوتا رہا ہے ہمارے بہت سے ایم پی ایز چونکہ کسی گورنمنٹ میں بھی رہے ہیں اور اس

سے پہلے بھی حکومتوں میں رہے ہیں ہم خود رہے ہیں اس کے برعکس، اُس سے ہٹ کر ہم نے ایک نیا نظام جو rest assure mechanism کرتا ہوں اپنے اپوزیشن involve کر دیا اور انشاء اللہ میں development side کے دوست کو کہ صوبے کے مالی معاملات بہتر انداز سے چل رہے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ ہم non expenditure کو مزید کم کریں جو development کم کبھی لاسکتے ہیں اس کو لے آئیں اور encourage کریں، وہ ہم کرتے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی شکر یہ منظر فناں صاحب۔ جی ثناء بلوج صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوج: سر! شکر یہ جناب اسپیکر صاحب دیسے تو میرے خیال میں اگر روز آف پرو سیجر کو دیکھا جائے جب توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا جاتا ہے حکومت کی طرف سے جو تفصیلی جواب ہوتا ہے تحریر اور محکم کے سامنے نہیں ہیں بلکہ اس پورے ہاؤس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ معاملہ تھوڑا اسا خشک ہے یہ subject خشک ہے بہت سے لوگوں کو شاید سمجھنہ آئے لیکن بلوچستان کی ساری زندگی اور موت کا جو تعلق ہے۔

جناب اسپیکر: یہ میرے خیال میں روز میں نہیں ہے کہ تحریری ہو۔ منظر صاحب نے تفصیل سے آپ کو بتا دیا ہے اگر کہیں پر آپ کو loopholes کو اپنے ہیں تو بتائیں۔

جناب ثناء اللہ بلوج: جناب اسپیکر صاحب! دیکھیں ایک ایسا معاملہ ہے جس سے بلوچستان کی ساری زندگی، بلوچستان کی خوشی اور خوشحالی، ترقی، تعلیم، صحت روزگار یہ سب جو ایک چھوٹی سی تحریک میں نے پیش کی ہے توجہ دلاؤ نوٹس۔ یہ اس ہاؤس کی کہانی دیسے یہی ہے کہ بلوچستان میں حکومت کسی دن یہ initiate کرتی discussion policy, debate and discuss کہ بلوچستان کے مالی حالات پر کیونکہ جب تک ہمارے جیب میں دولت نہیں ہو گی پیسے نہیں ہو گا ہم اپنے لوگوں کے لیے خوشحالی کیسے لاسکتے ہیں ہماری بڑھتی ہوئی آبادی ہے ہماری بڑھتی ہوئی پیروزگاری ہے ہمارے ہاں تقریباً 20 لاکھ کے قریب بچے جو ہیں اسکولوں سے باہر ہیں۔ ان سب کا تعلق اس ایک point سے ہے کہ بلوچستان کی دولت جو ہے۔ بلوچستان کا پیسے ہے وہ کہاں سے آ رہا ہے کہاں خرچ ہو رہا ہے اور بلوچستان کیوں ابھی تک نقصان میں ہے۔ واحد صوبہ ہے باقی صوبوں کی نسبت۔ ابھی میرے دوست نے ایک بات کی۔۔۔ (مداخلت)۔ سر میں آ رہا ہوں جناب والا اسپیکر صاحب! اگر اس میں جھٹکا ہوں نے بات کی میں نے مداخلت نہیں کی میرے دوست نے کہا کہ جی یہ معلومات غلط ہیں۔ کہ جی بلوچستان کا خسارہ ہے خود انہوں نے تسلیم کیا کہ جی اچھا موضوع ہے جناب والا

چاردن پہلے کا خبر ہے ابھی میں لا بیری سے منگوار ہوں جس میں حکومت بلوچستان کی اپنی خبر آئی ہے ان کے مکملہ فناں کی کہ بلوچستان کا جو خسارہ ہے وہ 101 ارب روپے سے تجاوز کر گیا ہے اسی کوہی base ہے اسی کا میں نے یہ discussion یہاں اسمبلی میں لایا۔ ابھی میں ان کو سچوٹی سی بات بتانا چاہتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں ہے جو بلوچستان کا ایک washer cycle ہے debt repayment کا interest کا اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے اور بلوچستان میں آج تک کوئی سمجھیدہ کوشش نہیں ہوئی کہ وہ بلوچستان کی مالی حالات کو ہبتر بنانے کے لیے کوئی سمجھیدہ discussion کریں اس میں سر دیکھیں 2019ء اور 2020ء میں جو بلوچستان کا بجٹ تھا اس میں جو خسارہ تھا ظہور صاحب آپ خود اس کو بتاسکتے ہیں کہ وہ صرف 47 ارب روپے کا ہے۔ جب آپ نے 2020ء اور 2021ء کا بجٹ پیش کیا بلوچستان کے جو deficit ہے یہ بجٹ پیش کا ہے۔ بجٹ کا خسارہ وہ 62 ارب روپے کا ہوا یعنی 62 ارب روپے نقصان کا ہم نے بجٹ جو ہے خسارے کا بجٹ پیش کیا اب یہ جو خبر آئی ہے انہوں نے خود یہ تسلیم کیا اب دیکھیں ان کی اپنی باتوں میں، میں اس کو بتا دوں کیسے ہو گیا۔ جب آپ نے پچھلا بجٹ 2020ء اور 21ء کے جو documented ہے جو 62 ارب روپے کے خسارے کے تھے اور آپ خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جو budget estimate پچھلی دفعہ فیڈرل گورنمنٹ نے وہ 5 Trillions کے رکھے تھے یعنی 5 ہزار ارب کا estimate رکھا تھا کہ ہمیں محصولات ہوں گی جس سے بلوچستان کا شیئر 281 ارب روپے بنتا تھا حالانکہ وفاقی حکومت کو اس کے estimate کے مطابق پیے نہیں مل لیکن constitution میں جو ہم نے اس وقت کام کیا تھا constitution نے ایک ایسی گارنٹی رکھی کہ گوکہ فیڈرل گورنمنٹ اگر خسارا میں بھی ہو تو بلوچستان کو خسارے میں شامل نہیں کیا جائیگا بلوچستان کا حصہ اس کو پورا دیا جائیگا بلوچستان کو 281 ارب روپے ملے اب کیا ہوا جب فیڈرل گورنمنٹ نے اس بجٹ میں اپنے estimates کم کر دیئے۔ جب بلوچستان کو revenues حاصل ہوں گے۔ تو بلوچستان کو automatically تقریباً جناب والا 30 ارب روپے کا خسارہ ہے جو ظہور صاحب نے خود تسلیم کیا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے۔ جب آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ بلوچستان کو گزشتہ سال کی نسبت 30 ارب روپے کا خسارہ ہے تو مجھے بتائیں کہ حکومت بلوچستان نے کس فورم پر protest کیا کہ جی بلوچستان کا شیئر کم ہونے جا رہا ہے آپ نے اپنے چھلے سال کی نسبت کم رکھے ہیں ان کو آپ درست کریں یہ بات جناب والا آپ نے جو ہے کسی جگہ پر protest as a provincial government آپ کو اٹھانا چاہیے تھا اس غریب

صوبے کے لیے 30 ارب روپے بڑی بات ہے دوسری بات یہ ہے کہ جب 30 ارب کا خسارہ 62 ارب روپے آپ کا پچھلا خسارہ یہ 101 ارب روپے ہو گئے automatically اس کو کسی بھی نفع کو دیدیں کہ 62 اور 30 ارب، 32 ارب کو ملائیں تو یہ کتنے کا خسارہ بن گیا آپ کا 101 ارب روپے کا خسارہ آئے گا اب اس کا impact کیا ہے۔

(اس موقع پر جناب قادر علی نائل، چیئرمین نے اجلاس کی صدارت سنبھالی)

جناب ثناء بلوچ: جناب چیئرمین! دیکھیں آج اخبار ہویں ترمیم کے بعد بلوچستان کو خسارے میں نہیں ہونا چاہیے تھا آج بلوچستان کو منافع بخش صوبہ ہونا چاہیے تھا جس کے پاس اتنی بڑی زمین ہے دولت ہے اس کے پاس تیل ہے گیس ہے PPL ہے ریکوڈ ک ہے سیندک ہے تو بلوچستان کو ایک منافع بخش صوبہ ہونا چاہیے تھا 1 کروڑ 22 لاکھ کی آبادی کے ساتھ۔ کیوں نہیں ہو رہا ہے اس لیے کہ اس صوبائی حکومت یا سابقہ صوبائی حکومتوں نے کبھی بھی مالیاتی پالیسی اور حکمت عملی نہیں بنائی۔ مثال کے طور پر سر 1974ء میں بلوچستان صرف 8 کروڑ روپے کا مقر وض تھا بڑھتے آج بلوچستان 101 ارب روپے خسارے کا شکار ہو گیا ہے سی پیک، PPL۔ اچھا اخبار ہویں ترمیم کے بعد constitution کا آرٹیکل ہے جناب والا! یہاں پر آرٹیکل 173(3) کے تحت PPL سے اگر یہ حکومت یا سابقہ حکومتیں اب تو یہ حکومت بھی نااہلی سے کام لے رہی ہیں اگر PPL کے ساتھ ہم اپنا SROs کی بجائے ہمارا جو agreement ہے PPL کے ساتھ sign کریں تو جناب والا! ہمیں 22 سے 30 ارب روپے جو ہیں یا 25 سے 30 ارب روپے برائے راست ہمارے شیئر کے ملیں گے 50% پی ایل کا ہو گا 50% ہمارا ہو گا لیکن bureaucratic اور non technical لوگوں کی وجہ سے جو بلوچستان کے معاملات کو نہیں سمجھتے آپ کا 30 سے 40 ارب کا نقصان آپ کا بڑھ گیا فیڈرل گورنمنٹ کا۔ اب میں دوسرے پر آتا ہوں میرے دولت نے کہا کہ جی ہم مالیاتی طور پر تعلیم میں اتنا پیسہ دے رہے ہیں میں یہیں پوچھ رہا ہوں کہ آپ کیا دے رہے ہیں آپ کے پاس جو کچھ ہے جدھر بھی دیں۔ آپ کنوں میں بھی گردیں اس سے ہمیں غرض نہیں ہے ویسے ہی خسارے کا بجٹ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں پر بھی دے رہے ہیں آپ نقصان میں دے رہے ہیں آپ اسکوں میں دے رہے ہیں بھلی میں دے رہے ہیں تعلیم میں دے رہے ہیں میں تو یہ بات کر رہا ہوں کہ یہ میرا وطن ہے یہ میرا صوبہ ہے یہ میری عزت ہے جب میں باہر جاتا ہوں کہتا ہے بلوچستان نا لاکھوں کا صوبہ ہے 110 ارب کا خسارہ 130 ارب کا خسارہ 140 ارب کا خسارہ۔ کیا ہے جناب والا expenditures ہیں اب میں آپ کو بتاؤں

17 ارب روپے آپ امن و امان پر خرچ کرتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد ہم چن کے موضوع پر بحث کرنے آئیں گے امن و امان کی مد میں آپ مسلسل ناکام ہیں آپ نے community policing کی بجائے سب کو جو ہے 70 سے 80 ارب روپے آپ security forces کو دیتے ہیں جناب والا! اسپیشلی ہمارا جو بہت بڑا پیسہ ہے بلوچستان کا وہ آپ سیکورٹی کی مد میں دے رہے ہیں۔ آپ اس میں کٹ لگائیں آپ بیٹھیں کسی کے ساتھ گفت و شنید کریں دوسری بات یہ ہے کہ سالانہ دو سے تین ارب روپے کی گاڑیاں خریدی جاتی ہیں سب سے بڑا administrative cost secretaries کا سیکرٹریٹ کایا بلوچستان کے اپنے انتظامی معاملات کا سب سے بڑی کاست ہے آپ اس میں بیٹھ کر کٹ لگا سکتے ہیں اور یہ یہاں پر discussion کریں دوسری بات یہ ہے جو آپ internal security allowance ISA کو دیتے ہیں دو سے تین ارب روپے چار ارب روپے آپ فیڈرل گورنمنٹ کو وفاقی جو سیکورٹی ادارے ہیں ان کو تین سے چار ارب روپے یہ غریب صوبہ جس کے 18 لاکھ پچھے تعلیم سے محروم ہیں جس کے 12 ہزار افراد کینسر کاشکار ہیں جس کے 12 ہزار افراد کوں پر مرتے ہیں یہ صوبہ سالانہ 4 سے 5 ارب روپے سیکورٹی الاؤنس کے طور پر سیکورٹی فورسز کو دیتی ہے ضروری ہے لیکن یہ ہے یہ expenditure اگرفاٹا ہوا سپیشلی فاٹا میں فیڈرل گورنمنٹ دے دیتی ہے یا وہاں پر 11% این ایف سی کے لیے وہ کہتا ہے ان کے لیے شخص کیا پچھلے بجٹ میں یہ فارمولہ بلوچستان کے لیے کیوں نہیں apply کیا جاتا ہے تیسری بات یہ ہے سر میرے وزیر صاحب کو یہ بتانا چاہیے تھا مالی خسارہ میں نے یہاں پر جو سوال کیا تھا وہ یہ ہے کہ مالی خسارہ کی غرض سے کوئی جامعہ پالیسی اور سنجیدہ حکمت عملی کا ہے آپ مجھے بتائیں کہ بلوچستان میں آپ کی حکومت میں تین سال میں یہ وہ تراشہ ہے اخبار کا جس میں آپ مجھے کہتے ہیں کہ بلوچستان کی حکومت کو 101 ارب خسارے کا سامنا کرنا پڑا ہے چیف سیکرٹری بلوچستان مطہر نیاز رانا کی زیر صدارت جمعرات کو سیکرٹری کمیٹی کا جلاس ہوا جس میں صوبے کی مالی پوزیشن رول آف برنس - فلاں فلاں اگر کہتے یہ ضرور صاحب مہربانی کر کے یاں کو دیدیں تاکہ اچھا جناب جیئر میں صاحب! آپ مجھے بتائیں کہ اس حکومت نے ایک دن کوئی سنجیدہ discussion اس فلور پر لائی ہے کہ بلوچستان میں ہمارے ساتھ یہ investment policy ہے آئیں ہم اور اپوزیشن مل کر بلوچستان میں بہت بڑی سرمایہ کاری کو فروغ دیں تاکہ اس سے ہمیں revenue generation ہو ٹکیسیشن میں اضافہ ہو بلوچستان میں employment میں اضافہ ہو اور بلوچستان کا جو مالی بحران ہے مالی خسارہ ہے وہ پورا ہو سکیں آپ نے جو کبھی PSDP - pro-growth - بنائی ہے مالی خسارے کیسے کم ہوں گے جو صوبہ 50، 60 سال سے

صرف سینٹ، سریے اور اینٹوں کا کاروبار کرتا ہوا ایسا صوبہ زندگی بھر خمارے میں جائے گا یہ کاروبار کوئی بھی کرے ایک ایسا صوبہ جو بھی پی ایس ڈی پی آتی ہے ما سوائے ایک دن pro-growth development strategy آپ کی جتنی بھی بنتی ہیں آپ بیٹھ کر اس کو نہیں کرتے سارے کاروباری مجھے کہتے ہیں فناں میں ٹھیکیداروں کا ذکر نہیں ہے بھائی پورا صوبہ آپ کے ٹھیکیداروں کے کنٹرول میں ہے یہ کیسی بات کرتے ہیں کہ سارے صوبے کی پی ایس ڈی پی construction ضروری ہیں ہمارے لیے ہم سب اس کاروبار سے منسلک ہیں لیکن جب بلوچستان کے پورے overall development کی بات آتی ہے بلوچستان کی خوشحالی کی باتیں ہوتی ہیں تعلیم آپ کی ترجیح نہیں بلوچستان کی پی ایس ڈی پی میں صحت آپ کی ترجیح نہیں ہے human resource انسانی وسائل ہرمندی اور skill development آپ کی ترجیح نہیں بلوچستان کی شان و شوکت آپ کی ترجیح نہیں ہے سارے project کی کاپیاں یہاں نکال کر دکھائیں اس میں صرف سینٹ، سریا، اینٹوں کے اور کچھ نہیں اس میں تو کیسے آپ کا خسارہ کم ہو گا آپ کا خسارہ مسلسل بڑھتا آئے گاجناب والا اس صوبے کا جو مالی خسارہ ہے وہ کم ہو سکتا ہے آپ کا natural resources اور land کاریونیو ہے پوری دنیا میں زمین دنیا کی سب سے مہنگی ترین چیز ہے جس میں ابھی سریاب والے ہماری ہزاروں ایکڑ زمینیں چاہے وہ کوٹ پر ہوں چاہے ہمارے قدرتی وسائل ہو بغیر پوچھے ہوئے دور پے دام چھروپے دام 20 روپے دام 100 روپے دام پر ایکڑوں کے ایکڑ جو ہیں وفا قی اداروں کو آپ نے دے دیئے ہیں یہ ہماری دولت ہے یہ آپ کو کھربوں trillions of rupees جو ہیں آپ کو یہ دے سکتے تھے اس بلوچستان اسمبلی میں ہم متفقہ طور پر آپ کیسا تھاشامل ہیں کہ بلوچستان کی یہ زمین واپس و اگزار کی جائے اور لی جائے تاکہ بلوچستان کی یہ جوز میں ہے اس کے قدرتی وسائل ہیں دولت ہے اس کو اچھے طریقے سے استعمال کی جائے۔ یہی پیک کاریونیو ہے آپ کوئی پیک سے پر جیکٹ نہیں ملے۔ اس کی بھلی سے جو ریونیو ہو رہی ہے آپ اس پر آ کر بات کریں این ایف سی میں۔ دوسری بات یہ ہے جو این ایف سی کا آپ کا شیئر ہے۔ پچھلی دفعہ ہم یہاں بیٹھے تھے ہم نے آپ کو بہت مدل تجاویز دی ہیں۔ وہ additional criterias ہم نے بنائے جو بہت ہی-strong۔ اپنیں میں جائیں ساؤ تھا افریقہ میں جائیں آسٹریلیا میں جائیں۔ کیونڈا میں جائیں انڈیا میں جائیں ان سارے criterias میں جائیں۔ یہ سارے criterias پر جو ہے وہ اپنے صوبوں کو اپنے ان فیڈ ریٹنگ یونیٹس کو وہ سپورٹ کرتے ہیں جس میں ایریا ہے سمندر ہے سرحدیں ہیں اکنامک پیشہ ہے یہ ساری چیزیں ہم نے یہاں پر دو تین گھنٹے این ایف سی کے حوالے سے بحث کی ہے۔ آپ ایک

دن یہ ڈسکشن دوبارہ لے آئیں۔ ہم آپ کو دوبارہ input دے دیں گے جب آپ این ایف سی میں جائیں گے آپ اپنے اس مالی خسارے کا رونا دھونا آپ کی کل حکومت نہیں ہو گی کسی اور کی حکومت ہو گی ملک سندر صاحب کی حکومت ہو گی۔ یہاں سے کسی اور دوست کی سردار کی حکومت ہو گی لیکن دیکھیں یہ جو صوبہ جس پر اتنے قرضے کا بڑا بوجھ ہے۔ جو قرضوں کے بوجھ تسلیم دبا ہوا ہے جہاں پر تعلیم کے شعبہ میں خرچ نہیں کر پا رہے ہیں جہاں آپ صحبت کے شعبہ میں خرچ نہیں کر پا رہے ہیں جہاں پر آپ اپنی سرکاری اور انتظامی عیاشیوں پر فوکس نہیں کر رہے ہیں۔ جب آپ بلوچستان کی زمین کے گیس اور دولت پر فوکس نہیں کر رہے ہیں ایک دن کوئی ایک لیٹر مجھے بتائیں کہ آپ نے پی پی ایل فیڈرل کو لکھا ہو کہ پی پی پی ایل کا حساب جو ہماری ہیں وہ SRO's arrangements کی بجائے کیا ہے اس کوای لئے ہم کو لوگوں نے ہمارے ساتھ ایگر یمنٹ دستخط کریں۔ کسی نے کیا ہے مجھے دکھائیں۔ یہ صوبہ یہ اس کوای لئے ہم کو لوگوں نے منتخب کیا ہے کہ ہم ان کے مفادات کا تحفظ کریں۔ ہم انکو قرضوں کے بوجھ سے نکالیں ہم انکو ترقی دیں اور آپ جناب ظہور صاحب آپ میرے چھوٹے بھائیوں کی طرح ہے۔ میں آپ کو موردا الزام نہیں ٹھہراتا۔ لیکن ایک بات آپ کو تسلیم کرنی ہو گی۔ تین سال سے directionless گورنمنٹ ہے یعنی اس کی کوئی منزل و مقصود نہیں۔ اس کا کوئی فوکس نہیں۔ یہ پیسے کسی اور کو دے دیں خدا کی قسم سڑک سے کسی عام آدمی کو وزیر اعلیٰ بنائیں یہ بیور و کریمی یہ سیکرٹریٹ یہ فائلیں ہم سے اچھی حکومت چلائے گا۔ جناب چیئرمین صاحب! تدبر وہ چیز مجھے دکھائیں ایک دن آپ یہاں discussion کے لئے لائیں کہ بلوچستان کو خسارے سے کیسے نکالیں۔ پھر ہم مانتے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی invention ہے آپ کے پاس جدت ہے آپ کے پاس صلاحیت ہے، آپ کے پاس بہت بڑا مطمئن نظر ہے بلوچستان کو آگے لیجانے کا۔ مجھے افسوس یہ ہوتا ہے بلوچستان میں شاید ہم یہ چیزیں feel نہیں کرتے لیکن جب ہم بلوچستان سے باہر جاتے ہیں جو بھی پڑھے لکھ لوگ ہیں تو ہماری آنکھیں بھی شرم سے جھک جاتی ہیں لوگ یہ نہیں جانتے ہیں کہ اپوزیشن میں ہیں۔ لوگ یہ جانتے ہیں کہ ہم یہاں روزانہ لاشوں کی، زندہ لاشوں کی، کفن پوش نوجوانوں کی C&W کی وہاں پر گلوبل پارٹریشپ کے ایجوکیشن کی سریاب کی cutting کی نالیوں کی اور بجلی بند ہونے کی یہاں لوگ شکایت کرتے ہیں۔ اسلئے یہ غریب صوبہ روز بروز مقروض ہوتا جا رہا ہے آپ کے پاس اچھی حکمرانی اور اچھے پیسے ہوں یہ 361 ملازمین کو بچاروں کو آپ نے سڑکوں پر کفن پوش کھڑا کیا ہے میں آپ کو 3 ہزار 61 ملازم میں ایک دن میں بھرتی کر کے

دکھاسکتا ہوں اس صوبے میں اتنی دولت ہے لیکن ظہور صاحب let properly use this forum ایوان کو اس کے باصلاحیت ممبر ان کی صلاحیت کو استعمال کریں اگر آپ کے پاس direction نہیں ہم دومنٹ کے لئے آپ کے بھائی بن کر آپ کو direction دینے کیلئے تیار ہیں اس صوبے کو بم دھا کوں سے نکالیں۔ پر امن بنائیں سیکورٹی فورسیز کی بجائے تعلیم کے شعبے میں خرچ کریں پھر میں مانوں گا کہ آپ کے پاس فناں کا وژن ہے آپ کے پاس حکمرانی کا وژن ہے۔ Thank you

جناب چیئرمین: شکریہ شاہ، بلوچ صاحب۔ آپ بیٹھ کر بات نہ کریں۔ جی۔

وزیر یحکمہ خزانہ: جناب اسپیکر میرے معزز دوست نے بڑی جذباتی تقریر کی اور کچھ calculations انہوں نے دیئے۔ اُن کو بھی پتہ ہے اور ہم سب کو بھی پتہ ہے کہ جو بجٹ ہوتا ہے وہ estimates کا نام ہوتا ہے جس کو اسیلی جو ہے approved کرتی ہے اور گورنمنٹ اُن کو fresh کرتی ہے۔ دیکھیں! ایہ جو انہوں نے بات کی کہ فیڈرل گورنمنٹ کی رویینو collection کی ٹارگٹ جو تھا وہ 5.5 سے کم ہو کر 4.9 پر گیا ہے۔ جب رویینو ٹیکسٹ اس وقت زیادہ آپ کو ملیں گے جب اکنام activities ہونگے۔ جب آپ کی import, export کا معاملہ بہتر ہو جائیگا۔ ابھی COVID کی وجہ سے ہر کاروبار پر اثر پڑا ہے۔ یہ صرف پاکستان میں نہیں آیا۔ یہ recession پوری دنیا میں آئی ہے۔ اور وہ آپ کو بھی پتہ ہے مجھے بھی پتہ ہے اور باقی دوستوں کو بھی پتہ ہے تو اس recession کی وجہ سے چونکہ ایک tax collection کم ہو گئی تو اس میں سارے صوبوں کا جو ہے جو share کم ہو گیا تھا۔ اس میں اس کو اور بلوچستان کے جو اپنے بجٹ deficit میں اُن کو add کرنا اور کہنا کہ 101 ارب deficit میں یہ میرا خیال ہے فاضل دوست کو اس طرح کی بات اسمبلی میں نہیں کرنی چاہیے باقی سارے لوگ پڑھ لکھے اور ہر کوئی سمجھتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں پر انہوں نے لا اینڈ آر ڈر کی بات کی۔ دیکھیں! لا اینڈ آر ڈر نہیں ہے کہ ہم نے کوئی 70 ارب روپے کسی کو دے دیئے ہیں۔ اس میں ہماری پولیس کی بھی تنخوا ہیں ہیں لیویز کی بھی تنخوا ہیں ابھی ہم نے پروجیکٹ شروع کیا ہے لیویز کو revamp کر رہے ہیں، مزید لوگ بھرتی کر رہے ہیں تو یہ اس حوالے سے جاری ہے۔ تیسری بات انہوں نے کی ہے کہ lands جو ہیں صوبے نے وفاقی اداروں کو دی ہیں یہ پہلی دفعہ اس گورنمنٹ نے جو ہے lease policy land بنائی ہے۔ اسے اسمبلی سے approved کراہی ہے۔ کہ بلوچستان کی زمین جو بھی آ کے لے گا جو بھی کمپنی آئیگی وہ گورنمنٹ سے لیز پر لیں۔ اس کی میں مثال آپ کو اس طرح دونگا کہ چائیز نے تین سو ایکٹر گوارڈ میں RPP ریٹائل پاور پروجیکٹ کیلئے لینے ہیں

- ہمارے پاس کوئی پالیسی نہیں تھی۔ ہم نے پھر اس زمین کو کچھ گورنمنٹ کی تھی کچھ لوگوں کی تھی وہاں سے اُنکو acquire کر کے rent کی اور ان کو ہم نے rent پر دے دی۔ کہ سالانہ وہ ہمیں rent دیتے رہیں گے تاکہ گورنمنٹ آف بلوجستان کی بھی زمین کے حوالے سے ایک stake ہو وہاں پر تو اسی طرح - جہاں تک انہوں نے deficit بڑھنے کی بات کی۔ ابھی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی جو بجٹ ہے وہ کوئی 70 ارب روپے کی ہے جس میں ہم نے ہر کالج ہر یونیورسٹی کا بجٹ بڑھادیا ہے۔ اب ایک ڈگری کالج کو پہلے یہ تھا funding through Directorate اسکو ہوتی تھی ہر ڈگری کالج کم سے کم 80 لاکھ سے ایک کروڑ ہم نے فنڈ دیئے کہ وہ اپنی ضرورتوں کو وہاں پر سپل صاحب بیٹھ کے پوری کریں۔ اسی طرح ہمیں ڈیپارٹمنٹ کا جو بجٹ تھا اس سے پہلے تیس ارب تھا ہم نے اُس کو بڑھا کے چالیس ارب کردا یا۔ eight teaching hospital ہم نے بنائی۔ اور یونیورسٹی گرانٹ کمیشن ہم نے بنائی اُسی میں ایک ارب 70 کروڑ روپے جو ہیں ہم directly یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کا چونکہ میں خود اسکو چیز کر رہا ہوں ہم یونیورسٹیوں کو دے رہے ہیں پہلے یونیورسٹیز کو گورنمنٹ کی کوئی اتنی بڑی support نہیں تھی اب maximum جو انکو گرانٹ کمیشن کے توسط سے گئے ہیں بلوجستان یونیورسٹی کو 34 کروڑ اور کم سے کم جو ہیں دس سے بارہ کروڑ گئے ہیں جن میں اُن کے مالی معاملات بہتر ہوئے ہیں۔ اُن میں بہت سے نئے پروگرام شروع کر دیئے۔ انہوں نے ریسرچ شروع کر دیئے۔ تو جناب اسپیکر! یہ اس طرح حکومت deficit کوئی انتابڑا وہ نہیں ہے fiscal discipline لانا بہت بڑی بات ہے۔ مزید یونیورسٹیوں کی بات ہے۔ ابھی ہمارا بلوجستان ریونیو انتحاری ہے۔ اُس کے Act میں بہت سے flaws ہے۔ فناں بل کے ذریعے اُس کو ہم نے improve کیا۔ 18 بلین ابھی جو ہیں گورنمنٹ آف بلوجستان کو اپنے ریسورسز ملے ہیں اور 27 بلین ہمارا ٹارگٹ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم جو ہیں June by the end of this سو فیصد ٹارگٹ achieve کریں گے۔ جہاں تک fiscal discipline کی بات ہے۔ اس میں تو اپوزیشن کو ہمیں کریٹ دینا چاہے کہ میں openly forum پر کہہ رہا ہوں کہ ہم نے نان ڈولپمنٹ میں سے 30 ارب روپے بچائے اور یہ جا کے financial record آپ چیک کر سکتے ہیں میرے پاس سارا ریکارڈ ہے میں آپ کو دے دوں گا۔ تو یہ ایک اچھی حکمرانی کی ایک مثال ہے صوبے میں جہاں آپ good governance کی بات کریں گے تو سب سے پہلے اس صوبے کے مالی نظام کو آپ دیکھیں گے۔ کیا مالی نظام جو ہے وہ بہتر ہے۔ ابھی جو Act public finance management ہے۔ آپ جا کے اُس کو

پڑھ لیں۔ کسی صوبے نے وہ منظور نہیں کئے۔ ہم نے کر دیے۔ ہم نے کہا کہ جی ہمارا fiscal discipline ہے۔ ہم نے کیا ہے کہ جی ہمارا fiscal discipline ہے وہ بہتر ہو جائے۔ اور ایک track پر آجائے۔ سیکرٹریٹ سے لیکے low level تک ہم نے سارا ایک نظام وضع کر دیا۔ ایک نظام بنانے کے دے دیا ہے تو میں ایسے نہیں کہہ رہا ہوں۔ دیکھیں! آپ نے ٹھیک کہا ہے ڈولپمنٹ صرف سینٹ یا سریا کا نام نہیں ہے۔ ہم نے نا صرف سینٹ سریا بلکہ سرٹکیں بنائی ہیں ہم نے مزید کالجز بنانے ہیں۔ یونیورسٹیوں کے کالجز کے فنڈز بڑھائے ہیں۔ ہم نے بنائے ہیں۔ اسی طرح وہ ڈیپارٹمنٹ جن پر کوئی توجہ نہیں دے رہا تھا ان کو ہم نے کھڑا کر دیا۔ آج آپ جا کے ایوب اسٹیڈیم میں دیکھیں وہاں پر آل پاکستان وزیر اعلیٰ گولڈ کپ ٹورنامنٹ چل رہا ہے جس کو live چلا رہا ہے۔ گوارڈ میں آپ جا کے دیکھیں لیں۔ یہاں پر کھیلوں کی بھی سرگرمیوں کو فروغ دیا ہے اسی طرح کلچر ڈیپارٹمنٹ کو بھی ہم نے strengthen کیا ہے اسی طرح جو ہیں باقی جو ہمارے ڈیپارٹمنٹ ہیں ان کو strengthen کیا ہے اُس کا فائدہ پورے بلوچستان کے لوگوں کو ہو گا۔ وہ نظر آ رہا ہے۔ اگر ان کو کوئی بھی معاملات ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ میں اس بات پر جیسے انہوں نے کہا وہ اپنی valuable input دے دیں۔ ہر جگہ بھی وہ سمجھتے ہیں کہ کوئی lapses ہیں میں اُس کا جواب دینے کیلئے تیار ہوں۔ اب پورے 30 سال جتنی بھی حکومتیں گزری ہیں۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔

وزیر حکومتہ خزانہ: جس طرح پی اینڈ ڈی میں ہوتا رہا ہے جس طرح فائز ڈیپارٹمنٹ میں ہوتا رہا ہے۔ اور جس طرح لوگ جو ہیں sitting Secretaries ہیں، sitting Ministers ہیں وہ جیلوں میں چلے گئے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ گرانٹ کمیٹی۔ یہ Blackhole تھا کرپشن کا۔ اُس کو ہم نے Transparent بنا دیا ہے۔ میں openly اس فورم پر کہہ رہا ہوں جا کر ایک بھی چیز دکھانیں کہ وہاں پر ہم نے غیر ضروری کام کیا ہے۔ تو یہ ہوتی ہے Good Governance۔ یہ ہوتی ہے fiscal-discipline۔ ہم نے مستقبل کا سوچا ہے کہ ہم ان چیزوں کو legislative reforms plus Administrative reforms کا جو نظام ہے، وہ ٹھیک ہو جائے گا اور صحیح سمت میں آ جائیگا۔ اور الحمد للہ ہم نے کر دیا ہے اور نظر بھی آ رہا ہے۔ آپ دیکھیں پہلے پی ایس ڈی پی کو دیکھ لیں۔ پی ایس ڈی پی سے جو ہے اکنامک activities generate ہوتی ہیں۔ اب ہر جگہ سرٹکیں بن رہی ہیں۔ سکول بن رہے ہیں۔ کالج بن رہے ہیں۔ باقی economic activities ہو رہی ہیں۔ فنڈز جارہے ہیں۔ اب آپ نے دیکھا ہو گا ہر جگہ پر یہ

چیزیں ہو رہی ہیں۔ شکریہ جناب اپنے

جناب چیزِ رہیں: شکریہ جناب۔ رخصت کی درخواستیں۔۔۔ (مداخلت)۔ ایک منٹ رخصت کی درخواستیں پڑھ لیں سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔ (مداخلت)۔ کس بات پر؟۔ اس پر بات نہیں کر سکتے ہیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ وہ ہر ایک بات نہیں کر سکتے ہیں۔ صرف محرک بات کر سکتا ہے اس پر۔ بعد میں کر لیں گے۔۔۔ (مداخلت)۔ نہیں اس موضوع پر بات نہیں کر سکتے ہیں توجہ دلاؤ نوٹس پر صرف محرک ہی بات کر سکتا ہے، آپ بیٹھ جائیں۔ بیٹھ کر بات نہیں کریں اصرترین صاحب۔ اس موضوع پر بات نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ کے روڑا جائز نہیں دیتے تاں۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو جائیں پیش آپ سارے۔ رخصت کی درخواستیں پڑھیں پھر اسکے بعد۔ جواب درجواب نہیں ہو سکتا ہے ثناء بھائی! یہ پندرہ منٹ آپ لوگوں کا ٹائم ہے۔۔۔ (مداخلت) پندرہ منٹ ٹائم ہے آپ کا rule ہے۔ اس سے زیادہ ٹائم آپ کو میں نہیں دے سکتا ہوں۔ میں rules کے مطابق اسمبلی چلاوں گا۔ آپ مجھے dictate نہ کریں، آپ بیٹھ جائیں۔۔۔ (مداخلت)۔ آپ dictate نہیں کر سکتے ہیں مجھے۔۔۔ (مداخلت) آپ کے پاس rules ہیں آپ rule کے مطابق چلیں گے۔ بغیر rule کے نہیں بولیں گے (مداخلت۔ شور) نہیں جواب درجواب نہیں ہو سکتا ہے پندرہ منٹ آپ لوگوں کا ٹائم تھا۔۔۔ (مداخلت۔ شور)۔ آپ سارے کھڑے ہو گئے۔ جی ثناء صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب چیزِ رہیں! یہ موضوع اگر دس گھنٹے بھی چلے تو پلیز Try to understand ایک سو ایک ارب روپے خسارے کی بات بلوچستان کا سب سے اہم موضوع ہے۔ آپ چیزِ رہیں ہیں، آپ کو اپنی رولنگ دینی چاہئے تھی کہ continue کوئی بھی ممبر کے پاس آئیڈیا ہے otherwise میں ہے۔۔۔

جناب چیزِ رہیں: ہوئی نہیں سکتا آپ توجہ دلاؤ نوٹس لے آئیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: میری بات تو ختم ہونے دیں۔ دیکھیں جناب چیزِ رہیں! یہ Discussion میں ادھر لے آیا۔ ویسے اس کو صوبائی حکومت کو لانی چاہئے تھی میں شکوہ، جواب شکوہ میں نہیں جانا چاہتا۔ نہ انہوں نے جو باتیں کی ہیں جی اوھر چیف منسٹر فیبال ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ دوسری طرف ساری یونیورسٹیوں کے ملازمین کی تخلو ہیں تین تین مہینے سے نہیں ہیں دیکھیں صوبے کی بہت سی حقیقتیں ہیں۔ ٹائم نہیں ہے مختصرًا۔ آپ اس پر رولنگ یہ دے دیں۔ یہ اچھی بات ہے انہوں نے کہا اس صوبے کی بدحالی، اس صوبے کی اس طرح کی قرضہ داری، خسارے پر، آپ رولنگ دے دیں کہ ایک دونوں کا بحث کرا میں۔ ہم پھر ان کو بتا دیں گے کہ حقیقت کیا ہے۔ مجھے بھی پتہ ہے وہ بھی Documents لے آئیں ہم بھی لے آئیں گے۔ مجھے پتہ ہے میرے چھوٹے

بھائی کے پاس Vision ہے لیکن overall حکومت کے پاس شاید Vision نہیں ہے۔ دیکھیں! problem یہ ہے کہ جب تک یہ حکومت Direction less ہے، ایک Individual کچھ نہیں کر سکتا ہے تو let's discussion آپ رونگ دے دیں اس کو convert پالیسی Debate میں۔ اگر آپ اس صوبے سے مخلص ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس صوبے کے مالی جو اس وقت back bone ہے اس کی کمرٹوٹی ہوتی ہے اس کو ہم نے درست کرنا ہے I think as a Chairman you have to initiate discussions and debates.

جناب چیئرمین: اس پر آپ ایک قرارداد لے آئیں اور تفصیل سے سارا ہاؤس اس پر بات کرے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: میں آپ کو کہہ رہا ہوں sir جب یہ صاحب بولنا چاہتے ہیں ہیں دوسرے ممبر ان بولنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ توجہ دلا و نوٹس پر بول ہیں نہیں سکتے ہیں آپ کے rules اجازت نہیں دیتے ہیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: وہ بھی اس پر next agree ہیں اجلاس کے لئے۔

جناب چیئرمین: آپ قرارداد لے آئیں، پوری ہاؤس اس پر بحث کر لے گا۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: جی چیئرمین صاحب! مجھے تو شک تھا کہ آپ چیزوں کو سمجھتے ہیں پہلی دفعہ ہم نے آپ کو۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ بیٹھ جائیں آپ مجھے dictate نہیں کر سکتے ہیں۔ اسمبلی کو ہم rules کے مطابق چلا جائیں گے ہر چیز کا ایک طریقہ کار ہے توجہ دلا و نوٹس کا اپنا ایک طریقہ کار ہے اسمبلی نے بنائے ہیں آپ rules and procedures پڑھ لیں۔ جی ملک صاحب۔

ملک سکندر خان ایڈوکیٹ (قاہد حزب اختلاف): میرے ساتھ اخبار میں ایک بیان ہے کہ اٹھارہ لاکھ بلوچستان کے خاندانوں کو دس لاکھ روپے فی خاندان، یہ غالباً اٹھارہ کھرب روپے بنتے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ہے مجھے سمجھایا جائے کہ نہ پی ایس ڈی پی میں اس کا ذکر ہے نہ کہیں اور ہے۔ یہ پیسے، اچھی بات ہے۔ انہوں نے کہاں سے یہ پیسے جمع کیئے ہیں اور کب وہ آ کر دیں گے۔ اٹھارہ کھرب روپے۔ یہ آج statement ہے اخبار میں۔ یہ تھوڑا سا مہربانی کریں مجھے بتائیں۔

جناب چیئرمین: اخبار کا بتا رہے ہیں۔ جی نصر اللہ صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں جناب اسپیکر۔ میرے دوست نے تفصیل سے

باتیں کیں اور وزیر موصوف نے جو بات کی بالکل یہ جو بیان کر رہا ہے اس کی کوئی حقیقت ہے نہیں۔ نہ کوئی ڈولپمنٹ کے کام ہو رہے ہیں۔ اور جناب اسپیکر! فیڈرل جو پراجیکٹس ہیں ان کے وفاقی حکومت نے آٹھارب روپے ان کو دیئے ہیں۔ ان سے وہ خرچ نہیں ہو رہے ہیں وہ آج بھی ان کے office سے لیٹر لکھا گیا ہے کہ یہ خرچ نہیں ہو رہے ہیں۔ جون سر پر آگیا ہے یہ بات کر رہے ہیں کہ ہم نے اتنی good governance والی ہے جناب اسپیکر آپ کی یونیورسٹیز پورے صوبے کی یونیورسٹیز بالخصوص بلوچستان یونیورسٹی کے اساتذہ اکیڈمک شفاف ایسوی ایش وہ ہڑتال پر ہیں ان کے پاس تنخواہیں نہیں ہیں بینیو ولٹ فنڈ نہیں ہے باقی چیزیں نہیں ہیں پیش نہیں ہے آپ کیا بات کر رہے ہو آپ ان کا جواہر کیٹ ہے جو 1996 میں اس اسمبلی سے بڑے بحث کے بعد پاس ہوا۔ آپ جو ہے ناں اُس ایکٹ کو تبدیل کر رہے ہو ایک ماڈل ایکٹ جو جزل مشرف لانا چاہ رہے تھے۔ اس کو آپ لارہے ہو۔ آپ کی کارکردگی یہ ہے۔ جناب چیئرمین! یہ ویسے باتیں کر رہے ہیں آسمان میں باتیں ہو رہی ہیں زمین پر کچھ نظر نہیں آ رہا ہے۔ زمین پر مہنگائی ہے زمین پر افراحتفری ہے زمین پر مسلط گروپ ہیں زمین پر لوگ جا کر کے لوگوں کے گھروں میں گھستے ہیں۔ وہاں پر قبضہ ہو رہا ہے۔ زمین پر بم دھماکے ہیں۔ ابھی یہ کلی شاہو میں حاجی شاہ جہان ترین کے گھر پر مسلح لوگ گئے ہیں حالانکہ ان کا اپنا ذاتی مسئلہ ہے وہاں لوگ گئے اور وہاں پرانہوں نے جو ہے ناں دھمکی دی کلاشکوف تھامے یہ آپ کا کوئی شہر ہے کلی شاہو میں یہ زمین پر ہو رہا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ کیس آسمان میں باتیں بڑے خوش ہیں ان کو یہ جائیں عوام کے پاس ان کو پہنچ جائے گا کہ انکی حکومت کہاں پر ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر سعیم احمد کھوسہ صاحب کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ طارق مگسی صاحب کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر محمد عارف محمد حسنی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالخالق ہزارہ صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میرا کبر آسکانی کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ گہرام بگٹی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ڈاکٹر ربانہ خان بلیدی کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گی۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زینت شاہوانی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔ رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب چیئرمین: غیر سرکاری قراردادیں۔

وزیر یحکمہ خوارک و بہبود آبادی: آدھی اسمبلی تو دو یہی ہی چھٹی پر ہے، باقی گن لیں ذرا بندے کتنے ہیں آپ کے پاس؟

جناب چیئرمین: کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے۔ سیکرٹری صاحب آپ کورم گن لیں۔

کورم کے لئے گھٹیاں بھائی جائیں۔۔۔ (داخلت)۔ بیٹھ جائیں آپ لوگ۔ ملک سکندر خان ایڈوکیٹ قائد حزب اختلاف بلوچستان صوبائی اسمبلی اپنی قرارداد نمبر 102 پیش کریں۔ (ڈیک بجائے گئے)

قائد حزب اختلاف: قرارداد نمبر 102۔ ہرگاہ کہ پاکستان میں اسلامی اقدار کے خاتمے اور اسلامی معاشرہ کو تباہ کرنے کی غرض سے اسلامی اقدار کے دشمن مختلف حربوں اور گروہوں کے ذریعے ملک میں جنسی بے راہ روی پھیلانے کی منظم منصوبہ بندی کرنے میں ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔ مزید برآں جس کی واضح مثال یونیورسٹی کے ایک نوجوان طالب علم کا نوجوان طالبہ کے ساتھ بغل گیر ہونے کی ویڈیو کا وائرل کیا جانا ہے۔ مزید برآں آٹھ مارچ 2021 کو ملک کے تمام بڑے شہروں میں عورت مارچ کا انعقاد کر کے شرم و حیا کا جنازہ نکالا گیا جبکہ بلوچستان کے غیور عوام جو اسلامی روایات کے امین ہیں اور ایک اسلامی ملک کی پہچان اسلامی شریعت کے اصولوں کی پابندی اور شرم و حیا سے ہوتی ہے۔ اور ایسی ہی معاشرے میں عصمت و عفت کا اسلامی اصولوں کے مطابق تحفظ کیا جاتا جبکہ اسلامی اقدار سے عاری معاشرہ میں معیشت امن و امان اور عدل و انصاف جیسے مسائل جنم لیتے ہیں۔ جبکہ ہمارا دین مقدس انسانی حقوق کا مکمل تحفظ کرتا ہے اور تمام طبقات و خونی رشتہوں کے حقوق، عزت و عفت ناموس اور مقام کے قدر کا تعین کرتا ہے۔ اسلئے تمام مسلمانوں کا یہ فرض بتتا ہے کہ وہ لادینیت پھیلانے والے ایجینڈے کی تیخ گنی کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ لہذا یا ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے۔۔۔ (داخلت)

وزیر یحکمہ خوارک و بہبود آبادی: جناب کورم پورا نہیں ہے آپ نے اجلاس شروع کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین: کورم پورا ہے۔

وزیر یحکمہ خوارک و بہبود آبادی: جناب کورم ٹوٹا ہوا ہے ابھی۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب پلیز کورم کی نشاندہی کر دی گئی ہے، دوبارہ گن کر بتایا جائے۔

گنتی کے بعد کورم کامل نہیں تھا۔

مہاخت (26 مارچ 2021ء)

لوچستان صوبائی اسمبلی

28

جناب چیرین: ملک صاحب! کو مر پورا کر سکتے ہو یا پھر اجلاس ملتوی کر دیں۔ کیا ممکن ہے؟

جناب چیرین: اب اسمبلی کا اجلاس بروز سموار مورخہ 29 مارچ 2021ء بوقت چار بجے شام تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06:00 بجکر 53 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

